زکوٰۃ کی رقم کو مسجد کی تعمیر میں نہ لگایا جائے

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

زکوۃ کی رقم کو مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنے کا کیا حکم ہے؟اور فقیر کون ہے؟

جواب: زکوۃ کو آٹھ مصارف جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے اس کے علاوہ کسی اور چیز میں خرچ کرنا جائز نہیں، کیونکہ ان مصارف کو اللہ نے حصر (صرف) کے طور پر ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے: **إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَساكِينِ وَالْعامِلِينَ عَلَيْها وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقابِ وَالْغارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ** (صدقات (زکوۃ) صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مسکینوں کے لئے اور ان کو وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل پرچائے جاتے ہوں اور (غلام کی) گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لئے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم اور حکمت والا ہے) (سورۃ التوبہ: ۶۰)، تو مسجد کی تعمیر میں اسے خرچ کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی علم کی تعلیم میں خرچ کرنا اور اس جیسی چیزوں میں خرچ کرنا (جائز نہیں)۔ رہا مستحب صدقات تو بہتر یہ ہے کہ جو زیادہ نفع بخش ہو اس میں اسے خرچ کیا جائے۔

رہا فقیر جو زکوۃ کا مستحق ہے تو یہ وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کی کفایت کرے اور نہ ہی اس کے اہل و عیال کے لئے کافی ہو ایک سال کے لئے زمانے اور جگہ کے حساب سے۔ جیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہزار ریال ایک خاص زمانے اور جگہ پر مالداری سمجھی جائے اور یہی دوسرے وقت اور جگہ پر مہنگائی کی وجہ سے مالداری نہ ہو،، اور اسی طرح۔

(مصدر: فتاویٰ ارکان الاسلام از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ، ص ۴۳۱، سوال نمبر: ۳۶۸)

شیخ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کا فرمان اہل زکوۃ میں سے (و فی سبیل اللہ، یعنی اللہ کی راہ میں) کیا یہ زکوۃ کے مال کو مسجد کی تعمیر کرنے پر خرچ کرنے پر منطبق نہیں ہوگا؟

جواب: مسجد کی تعمیر کرنا (و فی سبیل اللہ) کے ضمن میں داخل نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ مفسرین نے بیان کیا ہے کہ فی سبیل اللہ سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اور یہ اس لئے بھی کہ اگر ہم یہ کہیں کہ فی سبیل اللہ سے مراد تمام خیر کے اعمال ہیں تو اس آیت میں حصر (صرف) نہیں ہوتا (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ---) فائدہ: حصر جیسا کہ معلوم ہے ذکر کئے گئے چیزوں میں کسی حکم کو ثابت کرتا ہے اور اس کے علاوہ سے اس کی نفی کر دیتا ہے۔ تو اگر ہم یہ کہیں کہ إنَّ (و فی سبیل اللہ) یعنی تمام خیر کی چیزیں ہیں تو آیت میں إِنَّمَا سے کوئی فائدہ نہیں ملتا جو کہ حصر پر دلالت کرتی ہے۔ پھر زکوۃ کو مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنے یا کسی اور خیر میں خرچ کرنے سے دوسرے خیر رکیں گے، کیونکہ زیادہ تر لوگوں میں کنجوسی غالب ہوتی ہے۔ تو جب وہ دیکھیں گے کہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے یا دوسرے خیر کے راستے ہیں جس میں زکوۃ کی رقم کو منتقل کیا جا سکتا ہے تو وہ زکوۃ کی رقم کو ادھر منتقل کر دیں گے، اور فقیر اور مسکین اپنی حاجت مندی پر ہمیشہ باقی رہیں گے۔

(مصدر: فتاویٰ ارکان الاسلام از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ، ص ۴۴۳، سوال نمبر: ۳۸۶)

ترجمہ ابو مریم اعجاز احمد